فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:30)

دل جیتنے کا نسخہ

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 21 اور 22 کے مواد سے المدینۃ العلمیہ کے شعبے فیضانِ مدنی مذاکرہ نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

۱۱ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ / 01 نومبر 2017ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دِل جیتنے کا نُسخہ

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خَزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، قَرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: میرا جو اُمَّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دَس رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اس کے دَس دَرجات بلند فرمائے گا، اس کے لیے دَس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دَس گناہ مٹادے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دِل جیتنے کا نُسخہ

سُوال: کسی کا دِل جیتنے کا نُسخہ کیا ہے؟

جواب: کسی کا دِل جیتنے کے لیے اِخلاص، اچھے اَخلاق اور اعلیٰ کِردار کا مالک ہونا ضَروری

مدینہ

(1)...... سُنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ثواب الصلاۃ...الخ، ۶/۲۱، حدیث: ۹۸۹۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

ہے۔ اِن چیزوں کے ذَریعے سامنے والے کا دِل جیت کر اسے مُتأثر کیا جا سکتا ہے۔ یاد رکھیے! کسی کو مُتأثر کرنے کا مقصد اس سے اپنی ذات کے لیے مَنافع حاصِل کرنا نہ ہو بلکہ رِضائے الٰہی کے لیے اسے دِینِ اِسلام سے قریب کرنا مَقصود ہو۔ دِینِ اِسلام نے ہمیں ایسے اُصول بتائے ہیں جنہیں ہم اپنا کر دوسروں کو مُتأثر کر کے مدنی ماحول سے وابستہ کر کے دِینِ اِسلام کے قریب کر سکتے ہیں۔ چند اُصول پیشِ خدمت ہیں:

سلام میں پہل کرنا چاہیے

ہر مسلمان کو سلام کیجیے خواہ اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ایک آدمی نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَریافت کیا کہ اِسلام میں کیا کام بہتر ہے؟ فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔[1] نیز سلام کرنے میں پہل کرنا چاہیے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ ہے۔ ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جس سے مُلاقات ہوتی تو سلام میں پہل فرماتے۔“[2] اگر آپ ثواب کی نیَّت سے اس سُنَّت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الاستئذان، باب السلام للمعرفة و غیر المعرفة، ۴/۱۶۷، حدیث: ۶۲۳۶ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... شعب الایمان، باب فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی خلقه و خُلقه، ۲/۱۵۵، حدیث: ۱۴۳۰ دار الکتب العلمیة بیروت

چھوٹے بڑے مسلمان کو سلام کرنے میں پہل کریں گے تو ضِمناً وہ آپ سے اور آپ کی میٹھی میٹھی تحریک دعوتِ اسلامی سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور مُتأثر ہو گا۔ سلام میں پہل کرنے کے ساتھ ساتھ دِلجُوئی کی نیّت سے اگر مُصافَحہ کرنے کے لیے ہاتھ بڑھانے میں بھی پہل کر دیں تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔

انگوٹھا دَبانے سے محبت پیدا ہوتی ہے

ہاتھ مِلاتے وقت ہاتھ کو بالکل ڈھیلا نہ چھوڑیں بلکہ انگوٹھے کو ہَلکا سا دَبائیں کہ "انگوٹھے میں ایک رَگ ہے جسے دَبانے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔"(1) انگوٹھے کو ہلکا سا دَبانے اور اپنی طرف کھینچنے سے وہ مُتَوَجِّہ ہو گا پھر چہرے پر مُسکراہٹ لاتے ہوئے نام جاننے کی صورت میں اچھے طریقے سے اس کا نام لیتے ہوئے اس سے خیریت دَریافت کیجیے۔ اگر پہلی مُلاقات ہے تو اس کا نام پوچھئے پھر طبیعت بھی پوچھئے۔ جب کسی کا نام لے کر اُس سے سلام و گفتگو کی جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اور وہ اپنائیت محسوس کرتا ہے اور جلد مائل ہو جاتا ہے۔

عموماً ہمارے مُعاشرے میں گفتگو کے دَوران ایک مَرتبہ طبیعت پوچھ لینے پر اِکْتِفا نہیں کیا جاتا بلکہ بار بار جُملوں کی تکرار کی جاتی ہے۔ مثلاً حاجی بلال آپ خیریت سے ہیں، بالکل ٹھیک ہیں، گھر میں سب خیریت ہے، آپ کے بچے ٹھیک ہیں۔ اب کچھ اور یاد نہ ہو تو پھر پوچھیں گے: اور سنائیے کیا حال ہے؟

مدینہ

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۲۹ دار المعرفة بیروت

سامنے والا بھی ٹھیک ٹھیک کہتا رہتا ہے تو یوں کافی وقت اسی ٹھیک ٹھاک میں نکل جاتا ہے۔ بہر حال دونوں طرف سے ایک ہی جُملے کی تکرار کرنے کے بجائے اچھے اچھے کَلِمات اِستعمال کرنے چاہییں۔

دَورانِ مُلاقات نیکی کی دعوت

آجکل کا ماحول ایسا ہے کہ عُموماً لوگ مُلاقات کے فوراً بعد حالات پر تبْصِرہ، کاروبار پر گفتگو اور تنخواہ وغیرہ کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دیتے ہیں مگر آپ ہرگز ایسا نہ کیجیے بلکہ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی اور سامنے والے کی آخرت بہتر بنانے کے جذْبے کے تحت دَورانِ مُلاقات موقع کی مُناسَبت سے نیکی کی دعوت پیش کیجیے۔ اگر وہ بے نمازی ہے تو اسے نماز کی دعوت دیجیے، اگر وہ نمازی ہے لیکن جماعت کا اِہتمام نہیں کرتا تو نمازِ باجماعت پہلی صف میں ادا کرنے کی تَرغیب دِلائیے۔ یاد رکھیے! اگر کسی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ بے نمازی ہے یا بلااِجازتِ شرعی جماعت چھوڑنے والا ہے تو اس پر بدگمانی نہ کیجیے اور نہ تَجَسُّس کیجیے اور نہ ہی اس سے نماز پڑھنے کے مُتعلق سوال کریں۔ نماز باجماعت ادا کرنے اور پہلی صف کی فضیلت پر کچھ نہ کچھ رِوایات زبانی حَرف بہ حَرف یاد کر لیجیے مگر اپنی طرف سے اس کی کوئی شَرح وغیرہ ہرگز بیان نہ کیجیے تاکہ آپ کو تَرغیب دِلانے میں آسانی رہے اور شَرعی غَلَطیاں بھی نہ ہوں۔ اسی طرح موقع کی مُناسَبت سے کچھ نہ کچھ سُنّتیں بتائیے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے

اِجتماع کی دعوت دیجیے، مدنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کی تَرغیب دِلا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کیجیے۔ مُلاقات کے دَوران موقع کی مُناسَبت سے مثلاً دورانِ گفتگو کوئی بات ذہن سے نکل گئی یاد نہیں آرہی تو "صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" بول کر خود بھی دُرُود شریف پڑھیے اور سامنے والے کو بھی پڑھنے کی تَرغیب دیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُرُود شریف پڑھنے کی بَرکت سے ثواب ہاتھ آنے کے ساتھ ساتھ بُھولی ہوئی بات بھی یاد آ جائے گی جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جب تم کسی چیز کو بُھول جاؤ تو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ چیز تمہیں یاد آجائے گی۔ (1)

خُوشی کی خبر پر مُبارکباد

اگر سامنے والا خُوشی کی کوئی خبر سُنائے مثلاً وہ کہے کہ میرے ہاں بچے کی وِلادت ہوئی تو آپ اس کو اس طرح مُبارکباد دِیجیے: مَا شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُبارک ہو، اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں کو قیامت تک قائم رکھے، آپ کے مدنی مُنّے کو مدینے کا شَیدائی بنائے۔ پھر اِستطاعت ہو اور شَرعی رُکاوٹ بھی نہ ہو تو 112 روپے یا جتنی گُنجائش ہو مدنی مُنّے کے لیے دے دیجیے۔ اگر وہ لینے سے اِنکار کرے تو کہیں: بھائی! لے لیجیے، یہ مدنی مُنّے کی آمد پر آپ کے لیے تُحفہ ہے۔ آپ کا اس طرح کرنا اُس کو عمر بھر یاد رہے گا۔ اسی طرح وہ شادی یا منگنی کی خُوشخبری سُناتا

مدینہ

1 ...... القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیه صلی اللہ علیه وسلم ... الخ، ص ٤٢٧ مؤسسة الریان بیروت

ہے تو اس پر بھی خُوب خُوب مُبارکباد دِیجیے۔

غمی کی خبر پر تعزیت

اگر وہ کوئی اَفسوس ناک خبر سُنائے مثلاً کسی عزیز کے اِنتقال کی خبر دے تو اس سے تَعْزِیَت کیجیے، والدین یا اپنی بیماری وغیرہ کا ذِکر کرے تو اُسے بیماری کے فَضائل بتا کر ہمت اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے اس کی اور اس کے والدین کی صحتیابی کے لیے دُعا کیجیے۔ اگر اس کے جسم پر کہیں پٹی بندھی ہوئی نظر آئے اور وہ خُود نہ بھی بتائے تو آپ رضائے الٰہی کی نیّت سے اُس کی غمخواری کرتے ہوئے اُس سے پوچھ لیجیے کہ پیارے اسلامی بھائی! آپ کو یہ کیا ہوا ہے؟ سامنے والا یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ مجھے پٹی بندھے ہوئے اتنے دِن گزر گئے، میرے گھر والوں نے بھی مجھ سے نہیں پوچھا لیکن دعوتِ اسلامی والے کتنے ہمدرد اور غمخوار ہیں کہ دیکھتے ہی مجھ سے پوچھ لیا۔ پھر دوبارہ جب مُلاقات ہو یا وقت نکال کر اس کے گھر جا کر غمخواری کیجیے اور پوچھیے کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ اس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ ضَرور آپ سے مُتأثِّر ہو گا۔

دوسروں کی نَفسِیّات کو پیشِ نظر رکھنا

دَورانِ مُلاقات سامنے والے کی نَفسِیّات کو پیشِ نظر رکھنا اِنتہائی ضَروری ہے۔ اگر اُس کی نوکری کا ٹائم ہو یا بھوک کی شِدَّت ہو یا اِستنجے کی حاجت ہو یا وہ کسی اور تکلیف وغیرہ کی وجہ سے اِضْطِراب (یعنی پریشانی) میں ہو اور بار بار گھڑی دیکھ رہا

ہو تو آپ اس کو ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهٗ، فِیْ اَمَانِ الله“ کہہ کر اچھے اَنداز میں رُخصت کیجیے۔ اِس طرح اُس کا دِل بہُت خوش ہو گا اور آئندہ آپ سے مُلاقات کرنے کی طَلَب رکھے گا۔ اگر آپ نے اس کی نَفْسِیّات کو پیشِ نظر نہ رکھا اور اس کے اِضطراب کے باوجود اسے بِٹھائے رکھا تو آئندہ وہ آپ کو دیکھتے ہی گلی بدل لے گا۔

”مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس“ کرنے میں نیت

سُوال: ”مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس“ کرنے میں کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: ”مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس“ بے شمار نیک اَعمال سیکھنے اور سکھانے کا ذَریعہ ہے لٰہذا اِس میں ضَرور اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہییں کہ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ پھر جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اُتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہو گا۔ اس کو اس مثال سے سمجھیے کہ آپ پانی میں چینی مِلا دیں تو وہ شربت بن جائے گا۔ اگر اس میں کچھ اور چیزیں مثلاً بادام، پِستہ، دُودھ اور بَرف وغیرہ ڈال دیں تو اس کی عُمدگی اور ذائقے میں مَزید بہتری آ جائے گی، جس طرح چینی کے شَربت میں زیادہ چیزیں ڈالنے سے اس کی لذَّت اور عُمدگی میں اِضافہ ہو جاتا ہے ایسے ہی نیک اَعمال میں نیتوں کی زیادتی ثواب میں اِضافے کا باعث ہوتی ہے۔ بہر حال ”مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس“ میں سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصِل کرنے کی نیت ہونی چاہیے۔ اس

کورس میں علمِ دِین سیکھنے کا موقع ملتا ہے لہٰذا علمِ دِین سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی نیت بھی کی جا سکتی ہے۔ "مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی رفتار تیز تر کرنے کا بہترین ذَریعہ ہے لہٰذا اس کے ذَریعے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے، لوگوں کی آخرت بہتر بنانے اور ثوابِ آخرت کمانے کی نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں۔[1]

"مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" کرنے کی اَہمیت

سُوال: "مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" کرنا کیوں ضَروری ہے؟

جواب: دُنیا کا کوئی بھی کام ہو اُسے کرنے سے پہلے سیکھنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی بغیر سیکھے کسی کام کو کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ کَمَاحَقُّہٗ اسے نہیں کر سکے گا، مثلاً جو شخص درزی نہ ہو اس کو کپڑا سِلائی کرنے کے لیے دے دیا جائے کہ اس کا کُرتا اور پاجامہ بنا دو تو وہ کرتا اور پاجامہ تو کیا بنائے گا کپڑا ہی ضائع کر دے گا کیونکہ وہ اس کام کو کرنا ہی نہیں جانتا۔ یہی وجہ ہے کہ سِلائی کا کام کرنے کے لیے درزی کا سہارا لینا پڑتا ہے اور عمارت بنانے کے لیے مِعمار کی خِدمات لینی پڑتی ہیں۔ جب دُنیوی کاموں کو بہتر طریقے سے سر انجام دینے کے لیے سیکھنا پڑتا ہے تو دِین کا کام بَدَرَجۂ اَولیٰ سیکھ کر کرنا چاہیے تاکہ صحیح معنوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

[1] ......اب "مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" کی جگہ 12 دِن کا "اِصلاحِ اَعمال کورس" کروایا جاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

کی رضا حاصِل کرتے ہوئے دِین کا کام کیا جاسکے۔

"**مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس**" میں تبلیغِ قرآن وسنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی بَقا ہے کیونکہ دعوتِ اسلامی والوں کا مَدَنی مقصد ہے "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔" اِس مدنی مقصد میں کَمَا حَقُّہٗ کامیابی پانے کے لیے "مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" اِنتہائی ضَروری ہے، لہٰذا ہر دعوتِ اسلامی والے کو چاہیے کہ وہ "مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" ضَرور کرے، چاہے وہ کسی مجلس کا نِگران ہو یا رُکن یا کوئی بھی عام ذِمَّہ دار اسلامی بھائی ہو۔ جب آپ یہ کورس کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مَزید ترقی کی مَنازِل طے کرے گی اور اس کے مدنی کاموں کو تَقوِیَت ملے گی۔

دَرسِ نِظامی اَہم ہے یا مدنی قافلوں میں سفر کرنا؟

سُوال: دَرسِ نِظامی کرنا اَہم ہے یا مدنی قافلوں میں سفر کرنا؟

جواب: یقیناً دَرسِ نِظامی کرنے کی بہت اَہمیت ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوتِ اسلامی کے جتنے بھی مَدارِسُ الْمدینہ اور جامِعاتُ الْمدینہ ہیں جن میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزارہا طلبا عِلمِ دِین حاصل کر رہے ہیں، ان میں مدنی قافلوں کی بَرَکتیں بھی شامِل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اَوائل میں جب مَدارِسُ الْمدینہ و جامِعاتُ الْمدینہ نہیں تھے اس وقت بھی مدنی قافلے راہِ خدا میں سفر کرتے

تھے ، مدنی قافلوں کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی ترقی کے زینے طے کرتی رہی اور یہ مَدارِسُ الْمدینہ و جامعاتُ الْمدینہ وُجُود میں آئے ہیں۔ دَرسِ نِظامی بھی کیجیے، فرضِ عُلُوم کے حُصُول کے لیے ذاتی مُطالَعہ بھی کیجیے اور اپنے مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی اِصلاح کی کوشش کے ساتھ ساتھ ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مدنی قافلوں میں سفر بھی کیجیے۔

زبان میں تاثیر کیسے پیدا ہو؟

سُوال: زبان میں ایسی تاثیر کیسے پیدا ہو کہ ہم جس کو بھی مدنی قافلے کی دعوت دیں وہ راہِ خُدا کا مُسافر بن جائے؟

جواب: زبان میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے اِخلاص شَرط ہے۔ ہمارا کام اِخلاص کے ساتھ اَحْسَن انداز میں دوسرے اسلامی بھائیوں تک نیکی کی دعوت پہنچانا ہے، انہیں عمل کی توفیق دینے والی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ہے۔ اگر آپ کسی کو نیکی کی دعوت پیش کریں، مدنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کا ذہن دیں لیکن وہ تیار نہ ہو تو آپ اپنا دِل ہرگز چھوٹا نہ کیجیے ،نہ ہی سامنے والے کے بارے میں اپنے دِل میں یہ بات لائیے کہ بہت ڈھیٹ ہے، ٹَس سے مَس نہیں ہوتا، اس کا دِل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے وغیرہ وغیرہ بلکہ اسے اپنے اِخلاص کی کمی تصوُّر کرتے ہوئے رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے کوشش جاری رکھیے اور

دِل سوزی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری زبان میں تاثیر عطا فرما اور میری نیکی کی دعوت میں پائی جانے والی خامیوں کو دُور فرما کر لوگوں کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آپ کا یہ کُڑھنا اور دِل سوزی کے ساتھ دُعائیں کرتے رہنا ایک نہ ایک دن ضَرور رنگ لائے گا اور آپ اپنی آنکھوں سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے مَدَنی نَتائج دیکھ لیں گے۔

ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن مُخْلِص ہونے کے ساتھ ساتھ عِلم و عمل اور حُسنِ اَخلاق کے پیکر بھی ہوا کرتے تھے، ان کی زبانیں ایسی پُر تاثیر ہوتیں کہ جس کو بھی نیکی کی دعوت دیتے ان کی بات تاثیر کا تیر بن کر سامنے والے کے دِل میں پیوَست ہو جاتی، یہی وجہ ہے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کی مَساعیٔ جمیلہ (عُمدہ کوششوں) سے کُفّار کلمہ پڑھ کر دائرۂ اِسلام میں داخِل ہو جاتے۔

جس وقت سُنَّتوں کا میں کرنے لگوں بیاں
ایسا اَثر ہو پیدا جو دِل کو ہِلا سکے
میری زَبان میں وہ اَثر دے خُدائے پاک
جو مصطفٰے کے عشق میں سب کو رُلا سکے (وسائلِ بخشش)

مَدَنی قافلے میں سفر کس نیت سے کیا جائے؟

سُوال: مدنی قافلوں میں سفر سیکھنے سکھانے کی نیت سے کرنا چاہیے یا اس نیت سے کہ دیگر مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچانا ہماری ذِمّہ داری ہے؟

جواب: ایک کام میں کئی نیتیں کی جا سکتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بے شک جو عِلمِ نیّت جانتا ہے ایک ایک فِعل کو اپنے لیے کئی کئی نیکیاں کر سکتا ہے۔[1] اس لیے حَسْبِ حال جتنی نیتیں ہو سکیں کر لیجیے کہ جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہو گا۔ سب سے پہلے یہ نیت کر لیجیے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کر رہا ہوں۔ مدنی قافلے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کا ایک بہترین ذَرِیعہ ہیں لٰہذا اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنے کی نیت سے مدنی قافلوں میں سفر کیا جائے۔

(شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں:) جب بھی مَدَنی قافلے میں سفر کریں تو اپنی تربیت و اِصلاح کا بھی ذہن لے کر جائیں اگر فقط دوسرں کی تربیت کا ذہن لے کر جائیں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے جیسا کہ ایک مَرتبہ بَیْنَ الْاَقوامی سُنَّتوں بھرے اِجتماع کے بعد پنجاب کے اسلامی بھائیوں کا ایک مدنی قافلہ اندرونِ سندھ ایک گاؤں میں گیا۔ ایک یا دو دِنوں کے بعد وہ مدنی قافلہ واپس آ گیا۔ جب اُن سے ملاقات ہوئی اور واپس آنے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا: ہمیں ایک ایسے گاؤں میں بھیجا گیا تھا

[1] فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۶۷۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

جہاں پر سارے سندھی اسلامی بھائی تھے، نہ اُن کو ہماری بات سمجھ آتی اور نہ ہی ہمیں اُن کی بات سمجھ آتی تھی، اس وجہ سے ہم تنگ آکر واپس آگئے ہیں۔ میں نے ان سے اظہارِ اَفسوس کیا اور کہا کہ آپ کو مدنی قافلے میں سفر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے، ثواب کمانے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کے لیے کرنا تھا لہٰذا آپ اپنا پورا وقت سیکھنے سکھانے میں صَرف کرتے۔ پھر ان اسلامی بھائیوں کو اِحساس ہوا اور وہ دوبارہ مدنی قافلے میں راہِ خُدا کے مُسافر بن گئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی تربیت کا مدنی ذہن لے کر مَدَنی قافلے میں سفر کریں گے تو مَقامی لوگ کسی بھی قوم سے تعلق رکھنے والے اور کوئی بھی زبان بولنے والے ہوئے تو آپ کو پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ ہماری یہ ذِمَّہ داری نہیں کہ جہاں ہمارا مَدَنی قافلہ سفر کرے وہاں کے لوگوں کو سکھا کر ہی آنا ہے، ہمارا کام کوشش کرنا ہے اَلبتَّہ ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے کہ آپ مسجِد سے باہَر ہی نہ نکلیں کہ یہ دوسری زبان بولتے ہیں ان کو ہماری اور ہمیں ان کی کیا سمجھ آئے گی؟ ہمارے صحابۂ کرام و بُزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بھی دُنیا کی ساری زبانیں نہیں سیکھی تھیں لیکن اِسلام کا پیغام لے کر دُنیا کے مختلف مَمالک کا سفر کیا اور دِینِ اسلام کو دُنیا کے گوشے گوشے میں پہنچایا۔ یہ انہیں نُفُوسِ قُدسِیَّہ کی کاوِشوں اور قُربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا بھر میں اِسلام کی روشنی پھیلی ہوئی ہے اور گُلشنِ اِسلام ہرا

بھر الہلہاتا ہوا نظر آ رہا ہے۔

لوگ زبان نہ سمجھتے ہوں تو مدنی کام کیسے کریں؟

سُوال: اگر مدنی قافلہ ایسی جگہ سفر کرے جہاں کے مَقامی لوگ نہ ہماری زبان سمجھتے ہوں اور نہ ہمیں ان کی زبان کی سُوجھ بُوجھ ہو تو وہاں مدنی کام کیسے کیا جائے؟

جواب: اگر مدنی کام کرنے کا جَذبہ ہو تو راہیں خُود بخود کُھل جاتی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اَسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ کوئی حِکمتِ عملی اپنا کر ان کو مانوس کر کے اپنے قریب کیجیے۔ پھر وہاں ایسے اَفراد تلاش کیجیے جو کچھ نہ کچھ آپ کی زبان کی سمجھ بُوجھ رکھتے ہوں، اس طرح ان کے ذَریعے آپ کو مدنی کام کرنے میں کامیابی ہو جائے گی اور مدنی کام کا سِلسلہ شروع ہو جائے گا۔ آپ کی تَرغیب و تَحریص کے لیے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے چنانچہ "ایک بار دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی قافلہ چائنہ پہنچا۔ وہاں کے لوگ مدنی قافلے والوں کی زبان نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی مدنی قافلے والوں کو اُن کی زبان سمجھ آتی تھی۔ مدنی قافلے والوں نے بہُت سوچا کہ ان کو کیسے ترکیب میں لیا جائے، بِالآخر ایک اسلامی بھائی جو خُوش اِلحان نعت خواں بھی تھے انہوں نے قَصیدۂ بُردہ شریف پڑھنا شروع کیا تو وہاں کے لوگ مسجد میں اِکٹھے ہو گئے۔ قَصیدۂ بُردہ شریف سُن کر بعضوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ عِلمِ دِین سے دُوری کا یہ حال تھا کہ وہ لوگ جوتے پہن کر مسجد میں آتے تھے۔ مِسواک شریف کا کوئی تصوُّر ہی نہ تھا۔ مدنی قافلے والوں نے اِشاروں ہی

اِشاروں میں ان کو مسجد سے باہَر جوتے اُتارنے کا طریقہ سمجھایا اور پریکٹیکل کر کے بھی دکھایا کہ مسجد کے اس حصّے میں جُوتے نہیں پہنتے، پھر اُن کو قریب ہی جنگل میں درخت کی ٹہنیوں کو توڑ کر مِسواک بنانا اور اِشاروں سے کرنا سکھایا کہ یہ سُنَّتِ پیغمبر ہے (وہ لوگ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صِرف پیغمبر کہتے تھے)۔ چند دنوں کے بعد وہاں اُردو اور اِنگلش بولنے اور سمجھنے والے کچھ مُسلمان بھی مِل گئے۔ پھر اُن کے ذَریعے اُس علاقے والوں پر مَزید کوشش کی گئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض کُفّار بھی مُسلمان ہو کر دائرۂ اِسلام میں داخِل ہوئے۔ آہستہ آہستہ مدنی کاموں میں ترقی ہوتی گئی۔ پھر مدنی کاموں کو مَزید بڑھانے کے لیے وہاں کے ایک مَقامی اسلامی بھائی کے گھر ہفتہ وار اِجتماع بھی شروع کر دیا۔“

معلوم ہوا کہ اگر مدنی کام کرنے کا جذبہ ہو تو حِکمتِ عملی کے ساتھ دُنیا کے ہر خِطّے میں مَدنی کام کیا جاسکتا ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی

صَدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا (وسائلِ بخشش)

بغیر کیے مدنی اِنعامات پر عمل کا ایک قاعدہ

سُوال: ایسے مدنی اِنعامات جن پر مدنی قافلوں میں سفر کی وجہ سے عمل نہیں ہو سکتا مثلاً والدین کے ہاتھ چُومنا، گھر میں دَرس دینا وغیرہ تو کیا دَورانِ مَدنی قافلہ ان مدنی اِنعامات پر عمل مانا جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر گھر میں ایسے مدنی اِنعامات پر عمل کرنے کا مَعمول ہو تو مدنی قافلے وغیرہ کے دَوران ایسے مدنی اِنعامات پر عمل مانا جائے گا جیسا کہ مدنی اِنعامات کے رسالے کے صفحہ نمبر 2 پر قاعدہ نمبر 4 میں یہ رِعایت موجود ہے: بعض مدنی اِنعامات ایسے ہیں جن پر صحیح عُذر (یعنی حقیقی مجبوری) کی بِنا پر عمل کی کوئی صورت نہ ہو یا اِس دَوران دوسرے مدنی کام میں مَشغولیت ہے مثلاً ذِمّے دار وغیرہ دِیگر مدنی کاموں میں مَصْرُوفیت کے باعِث کسی مدنی اِنعام مثلاً مدرسۃُ الْمدینہ بالِغان میں شریک نہ ہو سکے یا والدین کی وفات یا ان کے دوسرے شہر رہائش کی صورت میں دَست بوسی اور اَن پڑھ ہونے کے باعِث لکھ کر بات کرنے سے محرومی ہے تو بھی تنظیمی طور پر ان پر عمل مان لیا جائے گا۔

تم مدنی قافلوں میں اے اسلامی بھائیو!
کرتے رہو ہمیشہ سفر خوشدِلی کے ساتھ
اپنائے جو سَدا کیلئے مدنی اِنعامات
میری دُعا ہے خُلد میں جائے نبی کے ساتھ (وسائلِ بخشش)

اَمیرِ قافِلہ کو کیسا ہونا چاہیے؟

سُوال: امیرِ قافِلہ کو کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: امیرِ قافِلہ کو نہایت ہی سنجیدہ، با اَخلاق، مَدَنی اِنعامات کا عامِل، زبان، آنکھ اور

دِیگر اَعضاء کا قُفلِ مدینہ لگانے والا، اسلامی بھائیوں کا خیر خواہ اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ یکساں تَعَلُّقات رکھنے والا ہونا چاہیے۔ امیرِ قافِلہ ایسا ہو جو خود تکالیف اُٹھائے لیکن اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کو راحت پہنچائے۔ گاڑی میں سُوار ہوتے وقت پہلے سب کو بااِصرار بٹھائے پھر آخر میں خُود بیٹھے، اگر جگہ نہ ملے تو کھڑا ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ پہلے سوار ہو کر خُود سیٹ سنبھال لے اور اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی پَرواہی نہ کرے۔ مدنی قافلے کے دَوران اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کی خُوب خُوب خِدمت کرے اور ہر طرح سے ان کو راحت پہنچائے۔ واپسی میں تمام شُرکائے قافِلہ سے اِنفرادی طور پر پاؤں پکڑ کر (جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو تو) مُعافی مانگے۔ اس طرح شُرکائے مَدنی قافِلہ پر بہت اچھا اثر پڑے گا۔ (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب میں مدنی قافلوں میں سفر کرتا تھا تو پہلے شُرکائے قافلہ کو بس میں سُوار کرتا پھر آخر میں خُود سوار ہوتا۔ اگر بس میں سیٹ نہ ملتی تو اسلامی بھائیوں کے قدموں میں نیچے بیٹھ جاتا، اگر سوزوکی وغیرہ میں کہیں جانا پڑتا تو اسلامی بھائیوں کو بٹھانے کے بعد اگر بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی تو کھڑا ہو جاتا۔ دعوتِ اسلامی کے اَوائل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی شُرکائے مَدنی قافلہ کی خُوب خِدمت کرنے کا موقع ملا۔ شروع میں حِفاظتی اُمُور کی پابندیاں نہ تھیں اس لیے مدنی قافلوں میں سفر، اِجتماعی اعتکاف کے حلقوں میں شرکت

اور بیمار اسلامی بھائیوں کی عِیادَت کرنا باآسانی ممکن تھا لیکن اب حالات کے پیشِ نظر یہ ممکن نہیں رہا۔ اب سینکڑوں، ہزاروں اسلامی بھائی مُعتکف ہوتے ہیں ہر ایک سے اِنفرادی طور پر پوچھنا اور ایک ایک کے پاس جا کر مِزاج پُرسی کرنا بہُت مُشکل ہے اَلبتّہ اب بھی مجلس کی طرف سے یہ تَرکیب ہے کہ جن بیمار اسلامی بھائیوں کے نام وغیرہ ملتے ہیں اُن کی طرف غمخواری کے لیے میرے مکتوب رَوانہ کیے جاتے ہیں۔

ماتحت اسلامی بھائیوں کے ساتھ گُھل مِل کر رہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اسلامی بھائیوں کے ساتھ اس طرح گُھل مِل جاتا کہ لوگ مجھے پہچان بھی نہ پاتے تھے کہ ”الیاس قادری“ کون ہے؟ کئی بار تو ایسا بھی ہوا کہ لوگ مجھ سے ہی پوچھتے تھے کہ ”الیاس قادری“ کب آرہا ہے؟ ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اَمیرِ قافلہ یا نِگرانِ حلقہ مُشاورت اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں کے ساتھ گُھل مِل کر رہیں اور اپنے شُرکا کا خُوب خیال رکھیں۔ اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عِیادَت کریں، جہاں تک ممکن ہو اور کوئی مانعِ شَرعی نہ ہو تو ایک ایک سے مِزاج پُرسی کریں تاکہ کسی کے دِل میں یہ بات نہ آئے کہ میری طبیعت خَراب ہے اور ان کو معلوم بھی ہے اس کے باوجود مجھے نہیں پوچھا۔ سبھی اسلامی بھائیوں اور بِالْخُصُوص اَمیرِ قافِلہ اور نِگران اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ وہ مِلنساری اور غمخواری کا ذہن بنائیں اور اپنے چہرے پر

مُسکراہٹ رکھیں۔ بالکل روئی کی طرح نرم اور بَرف کی طرح ٹھنڈے ہو جائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے ماتحت اسلامی بھائی آپ سے متأثر ہوں گے اور مَدَنی کام میں بھی اِضافہ ہو گا۔ اگر آپ سخت طبیعت اور غصّے والے ہوں گے تو آپ کے سبب دینِ اِسلام کے عظیم مَدَنی کام کو نُقصان پہنچ سکتا ہے۔

اللہ اس سے پہلے اِیماں پہ موت دیدے

نُقصاں مِرے سبب سے ہو سُنَّتِ نبی کا (وسائلِ بخشش)

اگر کوئی اپنا غیر مسلم ہونا ظاہر کرے تو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: بعض اوقات مَدَنی قافلے میں اِنفرادی کوشش یا نیکی کی دعوت دینے کے بعد سامنے والا کہہ دیتا ہے کہ میں غیر مُسلِم ہوں۔ اُس وقت ہمارا مُبَلِّغ خاموش ہو جاتا ہے۔ اُس وقت مُبَلِّغ کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: غیر مُسلِم کو اِسلام کی دَعوت دینا ہر ایک کا کام نہیں لہٰذا اِنفرادی کوشش یا نیکی کی دعوت دینے کے دَوران اگر کوئی اپنے غیر مُسلِم (یہودی، عیسائی اور ہندو وغیرہ) ہونے کا اِظہار کرے تو مبلغ کو چاہیے کہ ہِمَّت کر کے نَرمی کے ساتھ اتنا کہہ دے کہ ہم آپ کو اِسلام کی دَعوت پیش کرتے ہیں آپ اِسلام قبول کر لیجیے۔ اگر وہ کہے کہ میں مُسلمان ہو جاؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ تو کہہ دیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے جنَّت ملے گی۔ اب اگر وہ کہے کہ میں مُسلمان ہونا چاہتا ہوں تو فوراً اسے پہلے والے مذہب سے توبہ کروا کر کلمہ پڑھا دیجیے۔ کسی عالِمِ دِین، پیر

صاحب یا اِمام مسجد کے پاس جانے کے اِنتظار میں ہرگز ہرگز تاخیر مَت کیجیے۔

ہاں! اگر وہ خُود کہے کہ مجھے عالمِ دِین کے پاس لے چلو، میں اِسلام قبول کر لوں گا تو اب چُونکہ مُطالبہ غیر مُسلِم کی طرف سے ہے لہٰذا کسی عالمِ دِین کے پاس لے جاتے ہوئے تاخیر کی صورت میں لے جانے والا گناہ گار نہ ہو گا بلکہ ثواب کا حق دار ہو گا۔ کلمہ پڑھا لینے کے بعد اس کو آزاد نہ چھوڑ دیں بلکہ اس کو ضَروریاتِ دِین کے بارے میں بتائیں یا پھر کسی سُنّی عالمِ دِین کے پاس لے کر جائیں جو اس کو دِینِ اِسلام کی بُنیادی باتیں سکھائے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والا New muslim course بھی کروایا جا سکتا ہے۔ آپ خُود اس سے رابطے میں رہیں یا اُس کو کسی اور کے حوالے کر دیں جو اس سے رابطہ رکھے تاکہ وہ شیطان کے بہکاوے سے بچ کر دِینِ اِسلام پر ثابِت قدم رہے۔ اگر ایسا نہ ہو بلکہ وہ غیر مُسلِم آپ سے دَلائل مانگے یا بَحث و مُباحَثہ کرے اور اپنے کفریہ عقائد پر دَلائل پیش کرے تو پھر آپ اس سے بَحث و مُباحَثہ ہرگز نہ کیجیے بلکہ اس شہر کے کسی ایسے بڑے سُنّی عالمِ دِین کی طرف رہنمائی کر دیں جو اس کے مَذہَب کی مَعلومات رکھتا ہو، اسے معلوم ہو کہ وہ کیا کیا اِعتراضات کر سکتا ہے اور ان اِعتراضات کے جوابات کیا ہیں؟

مَدَنی کام بڑھانے کے لیے مَدَنی قافِلوں میں سفر

سُوال: اگر اپنے علاقے میں مدنی کام نہ ہو تو پہلے اپنے علاقے میں مدنی کام بڑھائیں یا

مدنی قافلوں میں سفر کریں؟ کہا جاتا ہے کہ اگر گھر میں آگ لگی ہو تو پہلے اُسے بُجھانا چاہیے۔

جواب: گھر میں آگ لگی ہو تو پہلے اُسے بُجھانا چاہیے یہ تو دُرُست ہے مگر آگ بُجھانے کے لیے اس کا طریقہ بھی آنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آگ بُجھانے کے لیے اس میں کُود پڑیں، آگ بھی نہ بُجھے اور خُود بھی جَل کر مَر جائیں۔ جس علاقے میں مدنی کام بالکل نہ ہو یا کم ہو تو اُس علاقے کے اسلامی بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ مدنی قافلوں میں سفر کرنا چاہیے۔ مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے مدنی کام خُود بخود بڑھے گا کیونکہ اُس علاقے کے جو اسلامی بھائی مدنی قافلے کے مُسافر بنیں گے تو وہ مدنی قافلے سے واپس آکر اپنے علاقے میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں گے اور اسلامی بھائیوں کو مَدَنی اِنعامات کا عامِل اور مَدَنی قافِلوں کا مُسافِر بنانے کی کوشش کریں گے جس سے علاقے میں دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بڑھے گا۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار
سُنَّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار (وسائلِ بخشش)

اَمیرِ اہلسنَّت کی خُودداری

سُوال: سُنا ہے آپ مَدارس وغیرہ کا کھانا نہیں کھاتے؟

جواب: (شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا

شروع سے ہی یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ میں مَدارس کا کھانا نہیں کھاتا اور نہ ہی مَدارس کی کوئی چیز مثلاً ٹیلی فون وغیرہ اپنے ذاتی اِستعمال میں لاتا ہوں۔اِبتداءً جب ہمارے مدنی قافلے مَدارس سے مُلحقہ مَساجد میں ٹھہرتے تو اس وقت بھی میں مَدارس کا کھانا کھانے سے بَہُت زیادہ کتراتا تھا کیونکہ عُموماً مَدارس زکوٰۃ، صَدقات اور خیرات وغیرہ پر چلتے ہیں۔ ہم نے مدنی قافلہ میں سفر کرکے کسی پر اِحسان تو نہیں کیا بلکہ اپنی آخرت بہتر بنانے کے لیے راہِ خدا میں سفر اِختیار کیا ہے۔ جب گھر میں ہم اپنا کھاتے ہیں تو پھر مَدنی قافلوں میں کیوں نہ اپنے پاس سے کھائیں۔ عُرف میں جن لوگوں کو مَدارس کا کھانا کھانے کی اِجازت ہے وہ کھا سکتے ہیں مگر میں پھر بھی مَدنی مَرکز فیضانِ مدینہ کا کھانا نہیں کھاتا۔ آپ بھی اپنے اَندر اِخلاص اور قناعت پیدا کیجیے، جب آپ مُخْلِص اور قانِع (یعنی قناعت کرنے والے) بنیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دِین کا کام بھی زیادہ اچھے طریقے سے کر سکیں گے اور آپ کی زبان میں تاثیر بھی پیدا ہو گی۔

مَدنی کام کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

سُوال: دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟

جواب: (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب سے مجھے شُعُور آیا ہے اُس وقت سے ہی نمازیں پڑھنے اور مَساجد میں جانے کا شوق تھا،

میں اور دِیگر بچے مِل کر لوگوں کو نمازوں کے لیے گھروں سے بُلانے جاتے تھے۔ مجھے بچپن ہی سے نعتیں اور دُرُود و سَلام پڑھنے کا بہت زیادہ شوق تھا۔ ہم اپنے محلے کی بادامی مسجد (گوشت مارکیٹ کھارادر اولڈ بابُ المدینہ کراچی) میں نماز پڑھا کرتے تھے جس سے اذان سے قبل دُرُود و سَلام کی آوازیں آتی اور دِل کو بھاتی تھیں۔ ہر سال بارہ رَبیعُ الْاَوَّل کے پُر مَسرَّت موقع پر دھوم دھام کے ساتھ جَشْنِ وِلادت مَنایا جاتا اور مُوئے مُبارَک کی زیارت بھی کروائی جاتی تو میں بڑے جوش و خروش سے اس میں شِرکت کیا کرتا تھا۔ اسی طرح ہر سال مُبارَک اَیَّام مثلاً مُحرَّمُ الْحَرام میں دس دن، رَبیعُ الْآخر میں گیارھویں شریف کی نِسْبَت سے گیارہ دن اور رَبیعُ الْاَوَّل میں بارھویں شریف کی نِسْبَت سے بارہ دن بیانات کا سِلسلہ ہوتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَسویں، گیارھویں، بارھویں اور دِیگر مُبارَک مَواقع پر ہونے والے بیانات کی مِٹھاس اور نیاز کی شیرینی میرے دِل میں اُترتی گئی۔ جُمُعَۃُ الْمبارک اور دِیگر مَواقع کے اِخْتِتام پر صلوٰۃ و سَلام پڑھا جاتا تو میں بھی دِیگر بچوں کے ساتھ آگے پہنچ جاتا اور صلوٰۃ و سَلام پڑھنے والے کے قریب کھڑا ہو جاتا۔ مجھے نعت شریف پڑھنے کا دِیوانگی کی حد تک شوق تھا اور نعت شریف پڑھنے کے لیے مَحافِلِ نعت وغیرہ میں شِرکت کیا کرتا تھا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بچپن ہی سے اچھی صُحبت اور اچھا ذہن نصیب ہوا۔

پھر رَفتہ رَفتہ شُعُور بڑھتا گیا اور مسلمانوں کی بِگڑی ہوئی حالتِ زار، گُناہوں کی

یَلْغار، ہر طرف بے حیائی کی بھر مار، مَساجِد کی ویرانیاں، نمازوں اور سُنَّتوں سے دُوریاں وغیرہ کئی ایسے اَسباب ہیں جن کی وجہ سے میرے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم اور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِنایت سے نیکی کی دعوت دینے کا جَذْبہ بیدار ہوا۔ شوالُ الْمُکَرَّم 1401ھ مُطابِق ستمبر 1981ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کا آغاز ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنَّت کی اس عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کو مَزید ترقی عطا فرمائے اور اس مدنی ماحول میں اِسْتِقامت، ایمان پر زیرِ گُنبدِ خَضرا جلوۂ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں شَہادت، جنَّتُ الْبقیع میں مَدفَن اور جنَّتُ الْفِردوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ترا شکر مولا دیا مدنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا! مدنی ماحول
قیامت تلک یاالٰہی! سَلامت
رہے تیرے عطار کا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش)

اَمیرِ اہلسنَّت کے بچپن کا ایک ناخُوشگوار واقعہ

سُوال: امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے عرض ہے کہ اپنے بچپن کا کوئی ایسا واقعہ بیان فرمادیجیے جس سے آپ کے دِل کو بہت صَدمہ پہنچا ہو؟

جواب: (شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنا ایک دِلْخراش واقعہ بیان کرتے ہوئے

اِرشاد فرماتے ہیں:)"ایک مرتبہ بارہویں شریف کے موقع پر مُوئے مبارَک کی زیارت کروائی جارہی تھی اور آخر میں صلوٰۃ و سَلام پڑھا گیا تو میں بھی دِیگر بچوں کی طرح اس موقع پر آگے چلا گیا۔ صلوٰۃ و سَلام کے بعد اذانِ ظہر ہوئی پھر جب نماز کے لیے صفیں بننا شروع ہوئیں تو میں پہلی صَف میں کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں ایک بڑے میاں آئے، انہوں نے بڑے زور سے میرا بازو پکڑا اور ڈانٹ کر مجھے وہاں سے نکال دیا۔ مجھے اس کا بَہُت صَدمہ ہوا اور میری سخت دِل آزاری ہوئی مگر پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے میں نے مسجد نہیں چھوڑی وَرنہ ایسے حالات میں شیطان بہکا کر مسجد سے ایسا دُور کر دیتا ہے کہ شاید بندہ زندگی بھر مسجد کا کبھی رُخ نہ کرے۔"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقعہ سے یہ دَرس ملا کہ اگر بچے مَساجد میں آئیں تو ان کو جھاڑ کر مَساجد سے نکالنا نہیں چاہیے، اگر کوئی غَلَطی کریں تو ان کو اَحسن طریقے سے پیار و محبت کے ساتھ سمجھا دیجیے تاکہ وہ آئندہ اس سے باز رہیں۔ اگر آپ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کر مسجد سے باہر نکال دیں گے تو ہو سکتا ہے کہ ان کا دِل ٹوٹ جائے اور پھر وہ کبھی بھی مسجد کی طرف نہ آئیں۔

چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانے کا حکم

سُوال: کیا چھوٹے بچوں کو بھی مسجد میں لا سکتے ہیں؟

جواب: اتنا چھوٹا بچّہ جس سے نَجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خَطرہ ہو اور پاگل کو

مسجِد کے اندر لے جانا حَرام ہے اگر نَجاست کا خَطرہ نہ ہو تو مکروہ۔[1] ایسا بچّہ یا پاگل یا بے ہوش یا جس پر جِنّ آیا ہوا ہو ان کو دَم کروانے کے لیے بھی مسجد میں لے جانے کی شَریعت میں اِجازت نہیں۔ اگر آپ چھوٹے بچّے وغیرہ کو مسجد میں لانے کی بھول کر چکے ہیں تو بَرائے کرم! فوراً توبہ کرکے آئندہ نہ لانے کا عہد کیجیے۔ ہاں فنائے مسجِد مثلًا امام صاحِب کے حُجرہ میں بچّے کو لے جاسکتے ہیں جبکہ مسجد کے اندر سے نہ گزرنا پڑے۔

تَلَفُّظ کی دُرُستی کا طریقہ

سُوال: گفتگو میں بولے جانے والے غَلَط اَلفاظ کے تَلَفُّظ کی دُرُستی کا طریقہ بیان فرمادیجیے۔

جواب: تَلَفُّظ کی دُرُستی کے لیے اپنے پاس لُغَت رکھنا مُفید ہے۔ عُمُوماً مارکیٹ میں دَستیاب شُدہ اُردو لُغَات وغیرہ میں لَغْوِیّات اور کفریہ مُحاورات بھی ہوتے ہیں۔ کاش! لُغَت کی کوئی ایسی کتاب ہو جس میں کُفریات و لَغْوِیّات وغیرہ نہ ہوں۔ اس کے علاوہ تَلَفُّظ کی دُرُستی کے لیے فیضانِ سُنَّت اور مکتبۃُ الْمدینہ سے شائع ہونے والے مدنی رَسائل نیز المدینۃُ العِلْمیہ کی کُتُب کا بغور مُطالَعہ بھی بے حد مُفید ہے کیونکہ اِن کُتُب و رَسائل میں تَلَفُّظ کی دُرُستی کا خیال رکھتے ہوئے حتَّی الْاِمْکان مشکل اور غیر مشہور اَلفاظ پر اِعراب لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض اسلامی بھائی فیضانِ سُنَّت یا رَسائل سے دَرس و بیان کرتے ہوئے اَلفاظ پر

مدینہ

1 ..... دُرِّمختار، کتاب الصلٰوۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ۲/۵۱۸ دار المعرفۃ بیروت

اِعراب ہونے کے باوجود غَلَط پڑھ رہے ہوتے ہیں کیونکہ بَرسوں سے ذہن میں بیٹھے ہوئے غَلَط اِعراب پر مُشْتَمِل اَلفاظ ادا کرنے کی عادت بن چکی ہوتی ہے لہٰذا دَرس و بیان کی تیاری کے وقت مُطالَعہ کرتے ہوئے اَلفاظ پر لگائے گئے اِعراب کے مُطابِق ہی پڑھتے ہوئے تَلَفُّظ دُرُست کرنے کی کوشش کیجیے۔

بیسیوں اَلفاظ ایسے ہیں جن پر حَرکت کی تبدیلی سے معنٰی میں تبدیلی واقع ہو سکتی ہے۔ صِرف اُردو میں بولے جانے والے چند اَلفاظ مُلاحظہ کیجیے جن کے تَلَفُّظ میں عُمُوماً لوگ غَلَطی کرتے ہیں مثلاً ہمارے ہاں عام طور پر بولا جاتا ہے "فُلاں باہِر کھڑا ہے۔" حالانکہ باہِر کا معنٰی روشن ہوتا ہے اصل تَلَفُّظ "باہَر" ہے۔ اسی طرح "تبارَک وتعالٰی" کو "تبارِک و تعالٰی"، عید مبارَک کو عید مبارِک ، مُرشِد کو مُرشَد، سیِّد کو سیَّد، مَدَنی کو مَدْنی، مِیِّت کو میَّت، قِیامت کو قَیامت، دُرُست کو دَرُست، غَلَط کو غَلْط، حُکْم کو حُکَم، صَبْر کو صَبَر، عِلْم کو عِلَم اور شُکْر کو شُکَر پڑھتے ہیں۔اسی طرح ناموں میں عابِد کو عابَد، واحِد کو واحَد اور واجِد کو واجَد کہتے ہیں۔

پیر و مُرشِد کی مَحبت حاصِل کرنے کا طریقہ

سُوال: مُرید کی بَقا اور اِسْتِقامت محبتِ مُرشِد میں ہے تو یہ اِرشاد فرمائیے کہ محبتِ مُرشِد کیسے حاصِل کی جائے؟

جواب: اپنے جامِع شَرائط پیر و مُرشِد کی مَحبَّت حاصِل کرنے کے لیے سب سے پہلے اپنے

پیر و مُرشِد کے اَوصاف و کمالات جاننے کی کوشش کی جائے کہ اس سے دِل میں پیر و مُرشِد کی مَحبَّت بڑھے گی۔ اپنے آپ کو پیر و مُرشِد کی بَدگمانی سے ہر دَم بچانے کی کوشش کرے کیونکہ پیر پر بَدگمانی ہلاکت کا سبب ہے۔ اگر پیر و مُرشِد کوئی کام خِلافِ سُنَّت بھی کر رہے ہوں تب بھی بَدگمانی دِل میں نہ لائے اَوَّلاً یہ کہ ہو سکتا ہے کہ جس عمل کو وہ سُنَّت سمجھ رہا ہو وہ سُنَّت بھی ہے یا نہیں اگر ہو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پیر و مُرشِد کی توجہ نہ ہو یا یہ بھی ممکن ہے کہ پیر صاحب کسی عُذرِ شَرعی کی وجہ سے سُنَّت چھوڑ رہے ہوں مثلاً اگر پیر صاحب اُلٹے ہاتھ سے پانی پی رہے ہوں تو اُن سے بَدگمان نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پیر صاحب کے سیدھے ہاتھ میں اس قدر شدید زخم ہو جس کی وجہ سے پانی کا گلاس اُٹھانا ممکن نہ ہو۔ اِسی طرح اگر وہ کھڑے کھڑے پانی پی رہے ہوں تو بھی بَدگمانی نہ کیجیے ہو سکتا ہے کہ وہ وُضو کا بچا ہوا پانی یا آبِ زَم زَم پی رہے ہوں کہ یہ دو پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں جیسا کہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لوگ مُطلقاً کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں حالانکہ وُضو کے پانی کا یہ حکم نہیں بلکہ اس کو کھڑے ہو کر پینا مُستحَب ہے۔ اسی طرح آبِ زَم زَم کو بھی کھڑے ہو کر پینا سُنَّت ہے۔ یہ دونوں پانی اس حکم سے مُستَثنٰی (یعنی الگ) ہیں اور اس میں حِکمت یہ ہے کہ کھڑے ہو کر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اَعضاء کی طرف سَرایَت کر جاتا ہے (یعنی تمام اَعضاء

میں پہنچ جاتا ہے) اور یہ مُضِر (نقصان دہ) ہے، مگر یہ دونوں بَرَکت والے ہیں اور ان سے مَقْصُود ہی تبرُّک ہے لہٰذا ان کا تمام اَعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے۔[1]

مُرید کو چاہیے کہ اپنے دِل میں پیر کی محبت اِس قدر بڑھائے کہ مُریدِ کامِل ہو جائے۔ اگر بِالْفَرض پیر صاحب بغیر کسی وجہ کے جھاڑ کر نکال بھی دیں تو اس کی عقیدت و محبت میں کمی نہ آئے۔ اپنے پیر صاحب کی صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے اور ان کی اِطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے وہ جو اِرشاد فرمائیں اُس پر عمل پیرا ہو۔ پیر اپنے مُرید کو شریعت کا پابند دیکھنا چاہتا ہے لہٰذا مُرید کو چاہیے کہ وہ رضائے الٰہی کے لیے نمازوں کی پابندی، جماعت کا اِہتمام، سُنَّت کے مُطابِق چہرے پر داڑھی، سر پر عمامہ اور سُنَّت کے مُطابِق لباس زیب تن کرے۔ اسی طرح اگر پیر صاحب مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے خوش ہوتے ہوں تو مُرید کو چاہیے کہ وہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی اِنعامات کے رسالے کو پُر کرے اور ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذِمَّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بھی بنالے اور سُنَّتوں کی تربیت کے لیے زندگی میں یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلوں میں سفر کرے۔ مُرید کا ظاہِر و باطِن ایک ہونا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ پیر صاحب کے سامنے تو گِڑ گڑائے،

---

[1] بہارِ شریعت، ۳/ ۳۸۴، حِصّہ:۱۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

دِیوانگی دِکھائے اور غیر موجودگی میں اس کا خِلاف کرے۔ اَلْغَرَض اگر مُرید اپنے پیر کی مَحبّت میں سچا ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضَرور اپنے پیر و مُرشِد کے فُیُوض و بَرَکات سے مالا مال ہو گا۔

"اِنفرادی کوشش" کا مَطلب و اَہمیت

سُوال: "اِنفرادی کوشش" کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک یا چند (مثلاً دو یا تین) اسلامی بھائیوں کو الگ سے سمجھاتے ہوئے انہیں نیکی کی دعوت دینا "اِنفرادی کوشش" کہلاتا ہے جبکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے دَرس و بیان کرتے ہوئے انہیں نیکی کی دعوت دینا "اِجتماعی کوشش" کہلاتا ہے۔ "اِنفرادی کوشش" تبلیغِ دِین اور نیکی کی دعوت کی جان ہے اور یہ ہر وقت، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، سفر و حضر اَلغرض ہر جگہ ہو سکتی ہے اور یہ "اِجتماعی کوشش" سے کہیں زیادہ مُؤثر بھی ہوتی ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ بَرسہا بَرس سے اسلامی بھائی اِجتماع وغیرہ میں شریک ہوتے اور مدنی قافلوں کی تَرغیبات سُنتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود مدنی قافلوں میں سفر نہیں کر پاتے مگر جب ان پر کوئی "اِنفرادی کوشش" کرتے ہوئے انہیں مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی دعوت دیتا ہے تو وہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ "اِجتماعی کوشش" کے مُقابلے میں "اِنفرادی کوشش" کرنا بے حد آسان بھی ہے کیونکہ کثیر اسلامی بھائیوں کے سامنے بیان کرنا ہر ایک کے بَس

کی بات نہیں جبکہ ”اِنفرادی کوشش“ بچّہ، بوڑھا، جوان وغیرہ سبھی کر سکتے ہیں خواہ انہیں بیان کرنا آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

”اِنفرادی کوشش“ کرنے کا طریقہ

سُوال: ”اِنفرادی کوشش“ کرنے کا طریقہ بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: ”اِنفرادی کوشش“ کرنے والے کے لیے مِلَنْسار اور غمخوار ہونا بہُت ضَروری ہے کیونکہ مِلَنْساری اور غمخواری ”اِنفرادی کوشش“ کی جان ہے۔ اگر مِلَنْساری نہیں ہوگی تو پھر ”اِنفرادی کوشش“ کرنے میں کَمَاحَقُّہٗ کامیابی حاصِل نہیں ہو سکتی۔ یوں سمجھیے کہ ”اِنفرادی کوشش“ کرنا شربت تیار کرنے کی طرح ہے۔ اس میں شہد جیسی مِٹھاس ہونی چاہیے، مُسکراہٹ کے پستے اور بادام بھی ڈالنے ہوں گے، اگر کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو تو سامنے والے کو گلے لگا کر تھپکی بھی دینی ہو گی۔ اَلْغَرَض حِکمتِ عملی کے ساتھ ایسی ”اِنفرادی کوشش“ کی جائے کہ سامنے والا مُتاثِر ہو کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائے۔

اِسی طرح ”اِنفرادی کوشش“ کرنے والے کو موقع محل کی مُناسبت سے مِلَنْسار ہونے کے ساتھ ساتھ غمخوار بھی ہونا چاہیے۔ ”اِنفرادی کوشش“ کے دَوران اگر بِالْفَرض کسی کو اُداس دیکھیں یا اُس سے پریشانی کی خبر سنیں تو فوراً آپ کے چہرے پر اُداسی اور غم کے آثار نُمُودار ہو جانے چاہئیں، مثلاً سامنے والا کہتا ہے کہ میری ماں بیمار ہے، ڈاکٹروں نے کینسر کی نِشاندہی کی ہے تو آپ کو چاہیے کہ

اُسے دِلاسا دیں، اپنے مُنہ سے ایسے اَلفاظ ادا کریں جو اُس کے لیے تسکین اور حوصلہ اَفزائی کا سامان کریں اور اُس کی والدہ کی صحتیابی کے لیے دُعا کیجیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی والدہ کو شِفا عطا فرمائے اور آپ کی ہر پریشانی دُور فرمائے۔ پھر اس کو مدنی مَشورہ دیجیے کہ آپ اپنی امّی جان کی صحتیابی کے لیے راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشِقانِ رسول کے ہَمراہ سُنَّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کرکے دُعا مانگیے کہ مُسافِر کی دُعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تین قِسم کی دُعائیں مُستَجاب (یعنی مقبول) ہیں ، ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱) مَظْلُوم کی دُعا (۲) مُسافِر کی دُعا (۳) باپ کی اپنے بیٹے کے لیے دُعا۔[1]

ماں جو بیمار ہو یا وہ ناچار ہو
رَنج و غم مَت کریں قافِلے میں چلو
ربّ کے دَر پر جھکیں اِلتجائیں کریں
بابِ رَحمت کھلیں قافِلے میں چلو (وسائلِ بخشش)

”اِنفرادی کوشش“ کرنا سُنَّت ہے

سُوال: کیا ”اِنفرادی کوشش“ کرنا ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں! تمام اَنبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی

مــــدینه

1 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماذکر فی دعوة المسافر، ۵/ ۲۸۰، حدیث: ۳۴۵۹ دار الفکر بیروت

مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ”اِنفرادی کوشش“ فرمائی۔ حج کے موقع پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس مِنٰی شریف کے خیموں میں تشریف لے جاکر نیکی کی دعوت اِرشاد فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ”اِنفرادی کوشش“ سے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایمان کی دولت سے مُشَرَّف ہوئے مثلاً ”مَردوں میں سب سے پہلے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لائے، عورتوں میں اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایمان لائیں، بچّوں میں سب سے پہلے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایمان لائے۔[1]

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی اپنی بہن، بہنوئی اور سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ”اِنفرادی کوشش“ سے مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئے۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک دن غصّہ میں بھرے ہوئے ننگی تلوار لے کر اس اِرادہ سے چلے کہ آج میں اسی تلوار سے پیغمبرِ اِسلام کو شہید کردوں گا۔ اِتفاق سے راستہ میں حضرتِ سَیِّدُنا نعیم بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مُلاقات ہوگئی۔ یہ مسلمان ہوچکے تھے مگر حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان کے اِسلام کی خبر نہیں تھی۔ انہوں نے پوچھا: اے عمر! اس دوپہر کی

مدینہ

1 ...... تاریخ الخلفاء، ص۲۶ ملخصاً باب المدینہ کراچی

گرمی میں ننگی تلوار لے کر کہاں چلے؟ کہنے لگے کہ آج بانیٔ اِسلام کو شہید کرنے کے لیے گھر سے نکل پڑا ہوں۔ انہوں نے کہا: پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ تمہاری بہن ”فاطمہ“ اور تمہارے بہنوئی ”سعید بن زید“ بھی تو مسلمان ہو گئے ہیں۔ یہ سُن کر آپ بہن کے گھر پہنچے اور دَروازہ کھٹکھٹایا۔ گھر کے اَندر چند مُسلمان چُھپ کر قُرآن پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز سُن کر سب لوگ ڈر گئے اور قُرآن کے اَوراق چھوڑ کر اِدھر اُدھر چُھپ گئے۔ بہن نے اُٹھ کر دَروازہ کھولا تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چِلّا کر بولے: اے اپنی جان کی دُشمن! کیا تو بھی مُسلمان ہو گئی ہے؟ پھر اپنے بہنوئی حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر جھپٹے اور ان کی داڑھی پکڑ کر ان کو زمین پر پٹخ دیا اور سینے پر سُوار ہو کر مارنے لگے۔ ان کی بہن حضرتِ سَیِّدَتنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے شوہر کو بچانے کے لئے دوڑ پڑیں تو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کو ایسا طمانچہ مارا کہ ان کا چہرہ خُون سے لَہُولہان ہو گیا۔ بہن نے صاف صاف کہہ دیا: اے عمر! سُن لو، تم سے جو ہو سکے کر لو مگر اب اِسلام دِل سے نہیں نکل سکتا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہن کا خُون آلودہ چہرہ دیکھا اور ان کا عَزم واِستِقامت سے بھرا ہوا یہ جُملہ سُنا تو ان پر رِقَّت طاری ہو گئی اور ایک دَم دِل نرم پڑ گیا۔ تھوڑی دیر تک خاموش کھڑے رہے۔ پھر کہا: اچھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے مجھے بھی دکھاؤ۔ بہن نے قُرآن کے اَوراق سامنے رکھ دیئے۔ ان کی نظر جب اس آیت پر

پڑھی: ﴿ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ ﴾ (پ۲۷، الحدید:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: ”اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزّت و حِکمت والا ہے۔“ اس آیت کا ایک ایک لفظ صداقت کی تاثیر کا تیر بن کر دِل کی گہرائی میں پیوست ہوتا چلا گیا اور جِسم کا ایک ایک بال لَرزہ بَراندام ہونے لگا۔ جب اس آیت پر پہنچے: ﴿ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ﴾ (پ۲۷، الحدید:۷) ترجمۂ کنزالایمان: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔“ تو بالکل ہی بے قابو ہو گئے اور بے اِختیار پُکار اُٹھے: ”اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ اس وقت حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان میں تشریف فرما تھے حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہن کے گھر سے نکلے اور سیدھے حضرتِ سَیِّدُنا اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان پر پہنچے تو دَروازہ بند پایا، کُنڈی بجائی، اَندر کے لوگوں نے دَروازہ کی جِھری سے جھانک کر دیکھا تو حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ننگی تلوار لیے کھڑے تھے۔ لوگ گھبرا گئے اور کسی میں دَروازہ کھولنے کی ہِمّت نہ ہوئی مگر حضرتِ سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بُلند آواز سے فرمایا: دَروازہ کُھول دو اور اندر آنے دو اگر نیک نیّت کے ساتھ آیا ہے تو اس کا خَیر مقدم کیا جائے گا ورنہ اسی کی تلوار سے اس کی گردن اُڑا دی جائے گی۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اَندر قدم رکھا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود آگے بڑھ کر حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بازو پکڑا اور فرمایا: اے خَطّاب

کے بیٹے! تو مسلمان ہو جا۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بہ آوازِ بلند کہا: ”اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہ“ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُوشی سے نَعرہ تکبیر بُلند فرمایا اور تمام حاضِرین نے اس زور سے اَللّٰہُ اَکْبَر کا نَعرہ مارا کہ مکۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی پہاڑیاں گُونج اُٹھیں۔[1]

نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس پیاری پیاری سُنَّت کو اَدا کرتے ہوئے ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن نے بھی ”اِنفرادی کوشش“ کو جاری رکھا اور دِینِ اِسلام کے پیغام کو دُنیا بھر میں عام کیا۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِیمان لاتے ہی اِسلام کی دَعوت پیش کرنا شروع کر دی۔ آپ کی ”اِنفرادی کوشش“ سے وہ پانچ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی ایمان سے مُشَرَّف ہوئے جو عَشَرَۂ مُبَشَّرہ میں داخِل ہیں۔ جن کے اَسمائے گرامی یہ ہیں: (1) حضرتِ سَیِّدُنا زُبیر بن عَوَّام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (2) اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (3) حضرتِ سَیِّدُنا طَلحہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (4) حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن اَبِی وَقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (5) حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بِن عَوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔[2]

---

1 ...... شرح الزرقانی، اسلام الفاروق، ۲/۵تا۸ ملخصاً دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... البدایة والنهایة، فصل فی ذکر أول من أسلم... الخ، ۲/ ۳۶۸ ملخصاً دار الفکر بیروت

اِحساسِ کمتری اور جھجک کا عِلاج

سُوال: اِنفرادی کوشش کے دَوران اِحساسِ کمتری اور جھجک ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اِنفرادی کوشش کے دَوران نظر اَسباب پر رکھنے کے بجائے خالِقِ اَسباب (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) پر رکھیے۔ اپنی کم مائیگی اور نااہلی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دِل ہی دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کیجیے کہ "یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا رنگ ہے نہ رُوپ اور نہ ہی بات کرنے کا کوئی ڈھنگ ہے، بس تُو ہی دِلوں کو پھیرنے والا ہے، اِن لوگوں کے دِل بھی اپنی اِطاعت کی طرف پھیر دے۔" کئی ایسے اسلامی بھائی ہوتے ہیں جن میں واقعی بات کرنے کی اتنی صَلاحیت نہیں ہوتی لیکن بڑوں بڑوں کو دَعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں لے آتے ہیں جبکہ کئی اسلامی بھائی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اچھا بولنا آتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ کسی کو مدنی ماحول میں نہیں لا پاتے۔ اس لیے جب بھی کسی کو نیکی کی دعوت دیں تو اپنے اچھا بولنے کے فَن پر ناز کرنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد اور اس کے پیارے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم پر نظر رکھیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی جھجک اور اِحساسِ کمتری ختم ہو جائے گی۔

مایوس کیوں ہو عاصیو! تم حوصلہ رکھو
رب کی عطا سے ان کا کرم ہے سبھی کے ساتھ (وسائلِ بخشش)

”مدنی ماحول“ سے وَابستہ ہونے اور چھوڑنے کی وُجُوہات

سُوال: اسلامی بھائیوں کے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے اور پھر مدنی ماحول چھوڑ دینے کی کیا وُجُوہات ہیں؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بَرکتیں ظاہِر ہیں۔ اِن بَرکتوں کو حاصِل کرنے، اچھی صحبت اپنانے، بُری صحبت سے پیچھا چھڑانے، نمازوں کی عادت بنانے، سُنَّتیں اپنانے، نیکیوں کی خَصلَت پانے، گناہوں کی نُحُوسَت سے خود کو بچانے، نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے اور اپنی دُنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے لیے اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستہ ہوتے ہیں۔ شیطان جب دیکھتا ہے کہ انہیں مدنی ماحول کی خُوب بَرکتیں نصیب ہو رہی ہیں، ان کی دُنیا و آخرت سَنور رہی ہے تو وہ ان کو مدنی ماحول سے دُور کرنے کی کوشش میں لگ جاتا ہے بِالآخر نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر بعض اسلامی بھائی مدنی ماحول سے دُور ہو جاتے ہیں۔

(**شیخِ طریقت**، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) اِسلامی بھائیوں کے مدنی ماحول سے دُور ہونے کی ایک بڑی وجہ کچھ نادان اسلامی بھائیوں کی غیر اِرادی کوتاہیاں ہیں کہ اسلامی بھائی ایک دوسرے کے دُکھ دَرد اور غَمی خُوشی کے مَواقع میں شریک نہیں ہوتے۔ اگر آپ کسی کے ہاں شادی وغیرہ خُوشی کے موقع پر نہ جائیں تو اِتنا محسُوس نہیں ہوتا مگر غَمی کے موقع پر نہ جائیں تو بہت

محسوس کیا جاتا ہے۔ اِس طرح کے کئی واقعات ہیں کہ وہ اسلامی بھائی جو بَرسوں سے مدنی ماحول سے وابستہ تھے ان کے کسی عزیز کے وفات پانے پر ذِمَّہ دار اسلامی بھائیوں کی شرکت نہ کرنے کی وجہ سے وہ مدنی ماحول سے دُور ہو گئے۔ پنجاب کے ایک شہر سے مجھے مکتوب مَوصُول ہوا جس میں مکتوب بھیجنے والے اسلامی بھائی نے لکھا تھا کہ میرے والِد صاحب کا اِنتقال ہوا تو میں نے علاقے کے ذِمَّہ دار کو اِطّلاع بھی دی مگر پھر بھی ذِمَّہ دار تو کیا کسی ایک اسلامی بھائی نے بھی شرکت نہیں کی۔ میرا دِل آپ لوگوں کی طرف سے بالکل ٹُوٹ چُکا ہے، اب میرا آپ لوگوں سے کوئی تعلُّق نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک اسلامی بھائی کے والِد صاحب کے فوت ہونے پر اسلامی بھائیوں کے شرکت نہ کرنے کے سبب اس کا دِل ٹُوٹ گیا اور وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے دُور ہو گیا۔ ہر اسلامی بھائی کو ایک دوسرے کے دُکھ دَرد اور غَمی خُوشی میں شَریک ہونا چاہیے۔ اگر کوئی اسلامی بھائی بیمار پڑ جائے تو اس کی عِیادَت کیجیے، اس کا کوئی عَزیز فوت ہو جائے اور کوئی شَرعی مَجبُوری نہ ہو تو ضَرور شرکت کیجیے۔ غَمی کے مَواقع پر مَذہَبی لوگوں کی زیادہ ضَرورت ہوتی ہے عموماً اس پر توجُّہ نہیں دی جاتی ۔ نمازِ جنازہ کے علاوہ تدفین، تَلقِین وغیرہ کے مَواقع پر بھی مَذہَبی لوگوں کی ضَرورت پڑتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے قیام سے قبل اور اس کے اَوائل میں بھی

جب کسی کے ہاں اِنتقال ہوتا اور مجھے پتہ چلتا تو میں غُسل، تکفین اور تدفین وغیرہ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتا تھا۔ آپ بھی اپنی آخرت بہتر بنانے، نیکیاں کمانے اور دعوتِ اسلامی کا مدنی کام دُنیا بھر میں پھیلانے کے جَذبے کے تحت جہاں بھی عاشقانِ رسول میں سے کسی کے اِنتقال کی اِطّلاع ملے اگرچہ وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ نہ ہو تب بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجیے۔ آپ خود دیکھیں گے کہ مَیِّت کے اہلِ خانہ دعوتِ اسلامی سے مُتأثّر ہو کر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے اور یوں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو مدینے کے بارہ چاند لگ جائیں گے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو "دعوتِ اسلامی"
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار! مدینے کا (وسائلِ بخشش)

عبادت کے نو حصّے خاموشی میں ہیں

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عبادت کے 10 حصّے ہیں نو حصّے خاموشی میں اور دَسواں حصّہ حلال کمانے میں ہے۔

(فردوس الاخبار، باب العین، ۲/ ۸٦، حدیث: ۴۰٦۲ دار الفکر بیروت)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	اَمیر قافلہ کو کیسا ہونا چاہیے؟	17
دِل جیتنے کا نسخہ	2	ماتحت اسلامی بھائیوں کے ساتھ گھل مل کر رہیں	19
سلام میں پہل کرنا چاہیے	3	اگر کوئی اپنا غیر مسلم ہونا ظاہر کرے تو کیا کرنا چاہیے؟	20
انگوٹھا دَبانے سے محبت پیدا ہوتی ہے	4	مَدَنی کام بڑھانے کے لیے مَدَنی قافلوں میں سفر	21
دَورانِ مُلاقات نیکی کی دعوت	5	اَمیر اہلسنَّت کی خُود داری	22
خُوشی کی خبر پر مُبارکباد	6	مَدَنی کام کا آغاز کب اور کیسے ہوا؟	23
غمی کی خبر پر تعزِیَت	7	امیر اہلسنَّت کے بچپن کا ایک ناخوشگوار واقعہ	25
دُوسروں کی نفسیات کو پیشِ نظر رکھنا	7	چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانے کا حکم	26
"مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" کرنے میں نیت	8	تلفظ کی دُرُستی کا طریقہ	27
"مدنی اِنعامات و مدنی قافلہ کورس" کرنے کی اَہمیت	9	پیرو مُرشِد کی مَحبت حاصِل کرنے کا طریقہ	28
دَرسِ نظامی اَہم ہے یا مدنی قافلوں میں سفر کرنا؟	10	"اِنفرادی کوشش" کا مَطلب و اَہمیت	31
زبان میں تاثیر کیسے پیدا ہو؟	11	"اِنفرادی کوشش" کرنے کا طریقہ	32
مَدَنی قافلے میں سفر کس نیت سے کیا جائے؟	12	"اِنفرادی کوشش" کرنا سُنَّت ہے	33
لوگ زبان نہ سمجھتے ہوں تو مدنی کام کیسے کریں؟	15	اِحساسِ کمتری اور جھجک کا عِلاج	38
بغیر کیے مدنی اِنعامات پر عمل کا ایک قاعدہ	16	"مدنی ماحول" سے وابستہ ہونے اور چھوڑنے کی وُجُوہات	39

اللّٰہ

صلّوا على الحبيب ! صلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد

"اگر سدھرنا چاہتے ہو تو "مدنی انعامات" مضبوطی سے تھام لو۔"

المدینۃ

البقیع

١٧ محرم الحرام ١٤٣٧ھ

www.dawateislami

الله

صلّوا علی الحبیب

صلّی اللہ تعالیٰ علی محمّد

"وہ بندہ نہایت خوش نصیب ہے
جسے جوں ہی موقع ملتا ہے جھٹ سے درود شریف
پڑھنے لگتا ہے"

صلّوا علی الحبیب!
صلّی اللہ تعالیٰ علی محمّد

المدینہ
البقیع

محمد الیاس عطار قادری
۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۷ھ
الموت

www.dawateislami

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

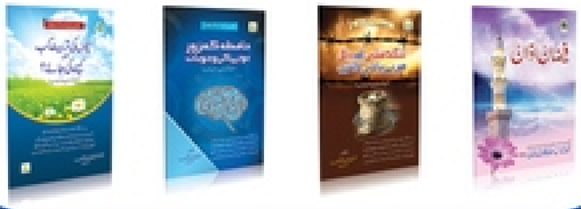

ISBN 978-969-579-646-6
0125694

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net